رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ۱؎

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ترسیل زر بخدمت مینیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۵ | مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۲۸ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۴ر شعبان ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۴ر فروری جناب مفتی محمد صادق صاحب دارالامان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مولوی قمر الدین صاحب ضلع امرتسر کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ احباب ان کی اعانت فرمائیں۔

صوفی مولا بخش صاحب جن کی وفات کی خبر دوسری جگہ لکھی گئی ہے۔ اور جو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے چچا تھے۔ ان کا جنازہ لاہور سے لایا گیا ہے ؂

سیرت رسول کریم صلعم پر لیکچر دینے والوں کی تعداد

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۰ر جون کے مجوزہ جلسہ میں تقریر کرنے والے اصحاب کی تعداد سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ ۷ر فروری کے الفضل میں جو تعداد ۱۰۹ درج کی گئی تھی۔ وہ آج (۱۴ر فروری) ۳۵۳ تک پہونچ گئی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

احمدی	دوسرے فرقوں کے مسلمان	ہندو	سکھ
۳۱۶	۳۲	۴	۱

خوشی کی بات ہے۔ کہ دوسرے فرقوں کے مسلمانوں نے بھی اس طرف توجہ کی ہے لیکن ابھی ضرورت ہے کہ ان میں اس تحریک کو زور کے ساتھ متواتر جاری رکھا جائے اور انہیں اسکی اہمیت اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔ غیر مسلم اصحاب کی تعداد اس وقت تک امید افزا نہیں ہے۔ ان کو بھی توجہ دلائی جائے

اخبار احمدیہ

درس قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جولائی میں درس دینے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا اس کے لئے مطلوبہ تعداد سے زائد درخواستیں درس میں شامل ہونے والے احباب کی پہونچ چکی ہیں۔ اس لئے انشاء اللہ درس تو ہوگا۔ لیکن بعض دوستوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اگر درس بجائے جولائی کے اگست یا ستمبر میں ہو۔ تو وہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جو احباب درس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ مطلع فرمائیں۔ کہ ان ہر سہ مہینوں میں سے کونسا مہینہ مناسب ہوگا۔ اور وہ دوست بھی اطلاع دیں۔ جو ان ہر سہ ماہ میں سے ہر ایک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قائم مقام ناظر اعلیٰ مرزا بشیر احمد

اعلان متعلق مجلس مشاورت

جو دوست مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء کے موقع پر سوالات یا کوئی اور امر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سوالات اور امور خاکسار کے نام ۵ر مارچ تک ارسال فرمائیں۔ تا ایجنڈا جلد تیار کیا جا سکے۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم

زکوٰۃ ادا کرنا شرعی فرض ہے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو مرتد قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر ایک صاحب نصاب احمدی کا کھاتہ بیت المال میں رہنا چاہیئے تاکہ وصولی کا علم ہوتا رہے۔ ہمارا فرض ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ وصول کریں۔ اس لئے کہ جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کا ایمان محفوظ رہے۔ نہ اس لئے کہ ہمارے پاس روپیہ آئے۔

ناظر بیت المال

چندہ وصیت (حصہ آمد) کی ادائگی کا وقت

بعض موصی احباب کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ جب وہ وصیت نامہ لکھکر بھیجدیتے ہیں۔ تو بموجب اپنی اقرار کے چندہ وصیت (حصہ آمد) کی بجائے سرٹیفکیٹ کے جاری ہونے تک چندہ عام ہی ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ جس ماہ میں وصیت نامہ یا اقرار نامہ لکھا جائے۔ اسی ماہ سے چندہ وصیت (حصہ آمد) بھیجنا شروع کر دینا چاہیئے۔ سرٹیفکیٹ کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سرٹیفکیٹ جاری ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

ضروری اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "انجام آتھم" صفحہ ۶۹ تا ۷۲ پر علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے مفصل حالات یکجا شائع کئے جائیں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ جن دوستوں کو ان کے متعلق صحیح اطلاع ہو۔ وہ فوراً خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ وفات یافتہ لوگوں کی تاریخ وفات عمر۔ بیماری یا حادثہ وغیرہ بھی ذکر کئے جائیں۔ غرض مفصل اور مکمل اطلاع ہو۔ اطلاع دینے والے دوستوں کا بہت شکر گذار ہونگا۔ خاکسار سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان دارالامان۔

افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ صوفی مولا بخش صاحب ریٹائرڈ ریلوے لاہور کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوفی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے مخلصین میں سے تھے۔ اور سلسلہ سے بہت محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ ہم صوفی صاحب مرحوم کی اولاد خاصکر شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر مورو ٹی پور۔ اور شیخ مسعود احمد صاحب انجنیر سے خاص طور پر اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مخلص والد کے نقش قدم پر چل کر ان کی روح کو خوش کرنے کی پوری پوری کوشش کرینگے۔ ہم عنقریب صوفی صاحب مرحوم کے مفصل حالات زندگی شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔

حج پر جانے والے احمدی

تمام احباب جماعت احمدیہ جو کہ اس سال حج پر تشریف لیجائیں وہ یہاں کراچی پہونچکر مجھے ملیں۔ اور اگر بذریعہ خط کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو بھی خاکسار کو اطلاع دیں۔ تاکہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکوں۔

مشتاق احمد ملازم ریلوے پولیس کراچی سٹی سٹیشن

۲۔ خاکسار کا ایک ایسی جگہ قیام ہے۔ کہ جہاں جان اور عزت کا سخت خطرہ ہے۔ اس لئے نہایت ہی ادب اور عجز و انکساری سے قارئین کرام الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے ان لوگوں کے شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اور احمدیت کے لئے ان لوگوں کے دل نرم ہوں۔

خان کابلی

۳۔ خاکسار کی اہلیہ بعارضہ درد معدہ عرصہ ۸ ماہ سے بیمار ہے۔ احمدی احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم اپنے خاص فضل سے صحت کامل عطا فرمائے۔ عطا محمد از ڈنگہ

۴۔ میرے مکرم اللہ دین ابراہیم بھائی احمدی سکندر آبادی بیمار رہیں۔ جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ ابو محمد عبد الرحمٰن

اعلان نکاح

میاں محمد عبد اللہ احمدی ولد کرم دین ساکن شہر سیالکوٹ کا نکاح بروز جمعہ ۱۰ر فروری ۱۹۲۸ء فاطمہ بی بی بنت میاں فضل دین عرف عبد اللہ باورچی ساکن قادیان سے بعوض پانصد روپیہ مہر پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ فضل دین عرف عبد اللہ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے ۳۰-۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء خاکسار کو فرزند دوم عطا فرمایا۔ نام نثار احمد رکھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو مخلص احمدی بااقبال اور مبلغ اسلام بنائے۔ شمس الدین محرر اکیجنسی لنڈی کوتل

۲۔ ملک محمد شریف صاحب ٹی ٹی کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم مولود کی عمر دراز کرے۔ صالح اور نیک کردار ہو۔ ملک صاحب کے ہاں پہلے بھی چند لڑکے ہوئے جو جلدی فوت ہو جاتے رہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ مولا کریم اس عزیز کو عمر دراز عطا فرمائے۔ محمد حیات خاں احمدی ملتان

دعائے مغفرت

میری والدہ مکرمہ جو کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ مورخہ ۱۰ر جنوری کو اپنے مولا کریم سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد حسین بٹالوی۔ لوکل آڈٹ آفس کوہاٹ

۲۔ میری والدہ صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۴-۲۵ر جنوری کی درمیانی شب کو فوت ہوگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار نور الدین سب پوسٹ ماسٹر لاہور شہر

۳۔ مسمات شریفہ اہلیہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ٹھاٹوی بمقام رنگون بتاریخ ۲۷ر جنوری ۱۹۲۸ء کو انتقال کر گئی ہیں۔ مرحومہ مخلص احمدی تھی۔ غیر احمدیوں سے سخت تکلیف اٹھا کر چند یوم کے لئے ٹھاٹون سے رنگون آئی تھی۔ جمیع برادران دعاء مغفرت فرمائیں

جلیل احمد خاں احمدی

۴۔ برادرم چوہدری اللہ جوایا مخلص جوشیلا احمدی ۸ر فروری ۱۹۲۸ء بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ احباب دعاء مغفرت فرمائیں۔

چوہدری عبد العزیز احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سنتراہ ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۸ء

سائمن کمیشن کی طرف سے دعوت عمل

اگرچہ اہل ہند کا متین اور سنجیدہ طبقہ پہلے ہی سائمن کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے اور اس کے ذریعہ جس قدر بھی مزید حقوق مل سکیں۔ حاصل کرنے کے لئے پوری سعی اور کوشش سے کام لینے پر آمادگی ظاہر کر چکا ہے۔ اور ۳ فروری کی ہڑتال کی ناکامی نے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہونچا دی ہے۔ کہ اہل ہند کا بہت بڑا حصہ سائمن کمیشن کے تقرر کو بہ نظر پسندیدگی دیکھتا۔ اور اس سے تعاون کرنا اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ لیکن کمیشن کے پریذیڈنٹ سر جان سائمن نے دہلی پہونچکر سب سے پہلا جو اعلان شایع کیا ہے۔ اس نے جہاں مخالفین کمیشن کے اعتراضات کو نہایت عمدگی کے ساتھ رد کر کے اس بات کا موقعہ بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ اپنی ضد کو چھوڑ کر کمیشن کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی بجائے اسے اہل ہند کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ وہاں حامیان کمیشن کے لئے بھی تعاون کرنے کا راستہ کھول دیا ہے +

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ پارلیمنٹ کو کمیشن مقرر کرنے کا اختیار ہی حاصل نہیں۔ وہ تو اگر اپنے اس دعوے پر خود ہی سنجیدگی اور متانت سے غور کریں۔ تو معلوم ہو جائے۔ کہ ان کی یہ بات کتنی کچی اور مضحکہ خیز ہے۔ اگر پارلیمنٹ کو ہندوستان پر حکومت کرنے کا حق حاصل ہے۔ جسے یہ لوگ بھی اگر طوعاً نہیں تو کرہاً تسلیم کر رہے ہیں۔ تو پارلیمنٹ کو کمیشن مقرر کرنے کا بھی ضرور حق حاصل ہے۔ اس کے اس حق کا اسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح ہندوستان پر پارلیمنٹ کی حکومت کرنے کا انکار نہیں کیا جاتا۔ یا نہیں کیا جا سکتا +

پس اس خیال کے لوگوں کو تو اس بات کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہ جو اعتراض وہ کمیشن کے متعلق پیش کرتے ہیں۔ اس پر خود ہی غور کریں۔ باقی رہے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ کمیشن میں کسی ہندوستانی کو نہیں لیا گیا۔ اس لئے اس کا بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ ان کی تسلی کے لئے سر جان سائمن کے حسب ذیل الفاظ کافی ہیں:-

"ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ یہ امور یا تصریحات متعلقہ شہادت کے ایک آزاد مشترکہ کانفرنس کے سامنے رکھے جائیں۔ جس کا صدر مجھے مقرر کیا جائے۔ اور جس میں سات برطانی ارکان کمیشن کے علاوہ ایسی ہی ایک جماعت ہندوستانی مجلس وضع قوانین کی منتخب کردہ ہو۔ اس جماعت کا انتخاب اسی طرح عمل میں آئے جس طرح پارلیمنٹ نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ ہم اس مشترکہ آزاد کانفرنس کی تجویز بدیں وجہ پیش نہیں کرتے۔ کہ ہمارے لئے ہندوستانی مجالس قانون ساز کے ارکان کی امداد ضروری ہے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے حقیقی مفاد کے لئے صحیح اور جائز طریق صرف یہی ہے۔ کہ اس چیز کے لئے سہولت بہم پہونچائی جائے۔ اور جو شہادت پیش ہو۔ اس کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ہندوستانیوں کی طرف سے آزاد اور مساوی شرائط پر اسے آشکارا کیا جائے۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ اپنے غیر سرکاری ارکان میں سے سات اشخاص کی ایک مشترکہ مجلس منتخب کریں۔ نیز ہر ایک صوبہ کی کونسل سے استدعا کی جائے۔ کہ وہ بھی ایسی کمیٹیاں مرتب کریں۔ جب ایسے مضامین زیر بحث ہوں۔ جن کا تعلق مرکز کے ساتھ ہے۔ اس وقت کانفرنس میں صرف مرکزی قانون مجالس کی منتخبہ مجلس شامل ہو۔ لیکن جب صوبجاتی معاملات پر بحث ہو۔ تو متعلقہ صوبہ کی مجلس منتخبہ ارکان کے علاوہ مرکزی کمیٹی کے ارکان کو بھی اجازت دیجائے۔ کہ وہ کانفرنس میں بطور زائد عنصر شامل رہیں"

اس تجویز کے ماتحت ہندوستانی مدبروں کے لئے اس بات کا نہایت بہترین موقعہ بہم پہونچایا گیا ہے۔ کہ وہ خود سیاسی اور ملکی معاملات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور جو حالات کمیشن کے سامنے پیش ہوں۔ ان کے متعلق اپنی آزادانہ رائے ظاہر کریں +

ہمارا خیال ہے۔ اگر یہ تجویز اسی وقت شایع کی جاتی۔ جب کمیشن کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ تو شاید صرف وہی لوگ کمیشن کی مخالفت کرنے والے ہوتے۔ جو کسی قسم کے کمیشن کا تقرر نہیں چاہتے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں کسی ہندوستانی کو کمیشن میں نہ لئے جانے کی شکایت پیدا ہوئی۔ انہیں شکایت نہ ہوتی۔ مگر اب بھی اس اعلان کو بعد از وقت نہیں کہا جا سکتا اور اس میں مجالس قوانین کو اپنے غیر سرکاری ممبروں میں سے ممبر منتخب کرنے کی جو دعوت دی گئی ہے۔ وہ اس لحاظ سے بہت مفید ہے۔ کہ ارکان مجالس اپنے میں سے بہترین آدمیوں کو منتخب کر سکیں گے۔ اگر گورنمنٹ ہند یا پارلیمنٹ بھی کمیشن کے ارکان کے طور پر ہندوستانیوں میں سے کسی ایک یا زیادہ کو منتخب کرتی۔ تو یہ صورت اہل ہند کے لئے کوئی زیادہ اطمینان کا موجب نہ ہو سکتی۔ کیونکہ خیال کیا جاتا کہ حکومت نے اپنے ڈھب کے آدمی کمیشن میں منتخب کئے ہیں۔ لیکن اب کمیشن کے ساتھ کام کرنے والے ممبروں کا انتخاب ایک تو مجالس مقننہ کے غیر سرکاری ممبروں میں سے ہوگا۔ دوسرے مجالس خود منتخب کریں گی۔ اور سر جان سائمن کے اعلان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ تمام شہادتیں اور دستاویزات جو کمیشن کے سامنے سرکاری یا غیر سرکاری طور پر پیش ہونگی۔ وہ ہندوستانی ممبروں سے پوشیدہ نہ رکھی جائیں گی۔ بلکہ ان کے سامنے پیش ہونگی اور انہیں بھی ان کے متعلق رائے قائم کرنے اور پھر آزادانہ طور پر اس رائے کے ظاہر کرنے کا موقعہ حاصل ہوگا +

کمیشن کے کام میں شریک ہونے کا اس سے بہتر اور مفید طریق بحالات موجودہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اب بھی جو لوگ کمیشن کی مخالفت ترک نہ کریں گے۔ ان کی ملک اور قوم کے متعلق نیک نیتی پر شبہ کرنے کا پورا پورا موقعہ ہوگا۔

۳ فروری کی ہڑتال کو ناکام بنانے میں مسلمانوں نے ہندوستان کے ہر حصہ میں جس دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیا ہے۔ امید ہے۔ ان کی امیدوں اور توقعات کو صدر کمیشن کے تازہ اعلان سے بہت تقویت حاصل ہوئی ہوگی۔ اور ان کے سیاسی راہنما اور ان کے منتخب کردہ اسمبلی اور کونسلوں کے ممبر صاحبان ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے کمیشن کے ساتھ ہر طرح تعاون کریں گے

لنڈن میں تعمیر مسجد کے لئے چندہ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت نظام دکن نے لارڈ ہیڈلے کو ان کی درخواست پر ۵ - لاکھ روپیہ اس غرض کے لئے عطا کیا ہے۔ کہ اُسے لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے پر صرف کیا جائے۔ لارڈ ہیڈلے نے مجوزہ مسجد کی تعمیر کے لئے ۱۵ - لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش کی تھی۔ حضور نظام نے پانچ لاکھ خود دینے کے علاوہ بقیہ رقم بھی امراء حیدر آباد کی طرف سے فراہم ہو جانے کی امید دلائی ہے۔ اور حیدر آباد کی سی حکومت اور وہاں کے فیاض اور مالدار رؤسا کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے

اگر لارڈ ہیڈلے نے ۱۵ لاکھ پر ہی اکتفا کیا۔ اور حیدر آباد کی فیاضی نے ان کی خواہش میں اضافہ نہ کر دیا۔ تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روپیہ کی فراہمی کے لئے کسی اور والیٔ ریاست کے دست سخا کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

لنڈن میں عظیم الشان مسجد کی تعمیر کا سوال جہاں تک روپیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے تو حل سمجھنا چاہیئے۔ لیکن کیا فی الواقعہ عظیم الشان مسجد بن بھی جائے گی۔ اور یہ کام اسی طرح کھٹائی میں نہ پڑا رہیگا۔ جس طرح ایک مدت سے پڑا ہوا ہے۔ اس کا فیصلہ زمانہ مستقبل کرے گا۔

لنڈن کے سے شہر میں ایک نہیں بیسیوں مسجدوں کی ضرورت ہے۔ بشرطیکہ ان کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ اور ان کی وہی حالت نہ ہو۔ جو مسجد ووکنگ کی ایک لمبے عرصہ تک رہی۔ لیکن اب خواہ کتنی بھی اور کس قدر بھی عظیم الشان مسجدیں بنائی جائیں۔ اولیت کا جو شرف جماعت احمدیہ کو تعمیر مسجد کے متعلق حاصل ہو چکا ہے۔ وہ کسی کے حصہ میں نہیں آسکتا۔ پھر یہ خصوصیت بھی اسی مسجد کو حاصل رہے گی۔ کہ اسے ایک غریب اور قلیل جماعت نے تعمیر کیا۔ اور ایسی حالت میں تعمیر کیا۔ کہ اُن کے کندھے کسی والیٔ ملک یا کسی رئیس کی امداد کے زیر بار نہ ہوئے۔ اس پر اگر ہم یہ کہیں۔ تو بالکل بجا ہوگا۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہندو مہاسبھا کا فیصلہ

کانگریس نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کرنے کے لئے ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کی جو قرارداد پاس کی تھی۔ گو وہ مسلمانوں کے لئے کچھ بھی مفید نہ تھی۔ لیکن آل انڈیا مہاسبھا نے اسے بھی مسترد کر دیا ہے۔ اور ہندو پریس مہاسبھا کے اس رویہ کی بڑے زور سے تائید کر رہا اور کانگریس کی تجویز اتحاد کی مذمت کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار تیج (۱۱ فروری) لکھتا ہے:۔

"کانگریس کا پرستاو اسی پُرانی پالیسی کو پیش نظر رکھکر پاس کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ مسلمانوں کو مخصوص مراعات دے کر خوش کیا جائے۔ تاکہ وہ قومی جدوجہد میں شریک ہو جائیں۔ اور گورنمنٹ کا ساتھ دینا چھوڑ دیں۔ مسلم لیگ کے پرستاو میں اس بات کی جھلک صاف طور پر دکھائی دیتی ہے۔ کہ اتحاد کی قیمت کے طور پر ہندوؤں سے جائز و ناجائز جس قدر مراعات حاصل کی جاسکیں۔ کر لی جائیں۔ اور ہندو سبھا کے پرستاو میں محض ایک بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ وہ یہ کہ حق و انصاف کے لحاظ سے ہی ہر امر کا فیصلہ کیا جائے"۔

مطلب یہ کہ نہ تو کانگریس کے ممبروں نے حق و انصاف کو مدنظر رکھا۔ اور نہ مسلم لیگ کے ممبروں نے۔ اس کی اگر توفیق ملی۔ تو ہندو مہاسبھا کے ممبروں کو جنہوں نے کانگریس اور مسلم لیگ کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کو برباد کر دیا۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان ہندو مہاسبھا کے اس فیصلہ کے بعد بھی کیا کانگریسی ہندوؤں کے صرف وعدوں پر سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کر کے اپنے مفاد کو خطرہ میں ڈالنے کی حماقت سے باز نہ آئیں گے۔ مسلمانوں کے لئے یہ نہایت نازک وقت ہے۔ انہیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔

جسٹس دلیپ سنگھ کی میعاد میں توسیع

جسٹس کنور دلیپ سنگھ جج ہائی کورٹ لاہور جو راجپال کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ہتک کرنے پر رہا کر دینے کی وجہ سے خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی میعاد ملازمت میں دو سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو ٹھکرا دینے کی نہایت افسوسناک مثال ہے۔ اور ایسے وقت میں اسے پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ سائمن کمیشن کے متعلق نہایت پرامن فضا نہایت ضروری تھی۔ اور مسلمانانِ پنجاب ہر طرح کمیشن کو خیر مقدم کہنے کے لئے آمادہ اور تیار تھے۔

اگر مسلمانوں کے معمولی سے مطالبہ کو منظور کر کے جسٹس دلیپ سنگھ کو فارغ کر دیا جاتا۔ تو مسلمان اسے نہایت شکر گذاری کی نظر سے دیکھتے اور گورنمنٹ کے متعلق ان کے اعتماد میں بہت اضافہ ہو جاتا۔ جس کی گورنمنٹ کو بھی اس وقت سخت ضرورت ہے۔ لیکن افسوس کہ اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔

ہندو پریس کی خوشی

ہندو پریس کنور صاحب کی میعاد ملازمت میں توسیع ہونے پر خاص خوشیاں منا رہا۔ اور گورنمنٹ کو مبارکباد دے رہا ہے۔ اس لئے کہ گورنمنٹ نے مسلمانوں کے احساسات اور جذبات کی کوئی پروا نہیں۔ چنانچہ ملاپ ۱۱۔ فروری لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں نے جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے خلاف کتنا جہاد مچایا۔ لیکن بھلا ہو۔ گورنمنٹ کا کہ وہ اس جہاد سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوئی۔ اور اس نے جہاں جسٹس آغا حیدر بیرسٹرایٹ لاء کی مزید توسیع دو سال کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کے تقرر میں کی ہے۔ وہاں ساتھ ہی آنریبل مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ بیرسٹرایٹ لاء کے عہدہ میں اتنی ہی توسیع کی ہے۔ ہم گورنمنٹ کو اس مناسب فیصلہ کے لئے مبارکباد دیتے ہیں"۔

یہ خوشی اور مبارکباد محض مسلمانوں کے احساسات کو صدمہ پہنچانے اور انہیں یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اُن کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

"پرکاش" کے پرشن کا جواب

مہاراجہ اندور کی آئندہ مس لر کی شدھی کے لئے آریہ سماج کی بے تابی کو دیکھکر ہم نے لکھا تھا:۔

"یہ تو صاف بات ہے۔ کہ مس لر کی شدھی کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ مہاراجہ اندور اس سے شادی کر سکیں۔ اور وہ ہندو دھرم کے متعلق کوئی عقیدت اور اخلاص نہیں رکھتی۔ ایسی حالت میں آریہ سماج کا اس کی شدھی کے لئے بے تابی کا اظہار کرنا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ اس کی غرض لوگوں کو ویدک دھرم کی صداقت سے آگاہ کرنا نہیں۔ بلکہ اپنی تعداد بڑھانا ہے۔ اور اس کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز طریق پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے"۔

آریہ اخبار پرکاش (۱۲ فروری) اس کا کوئی جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال پیش کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"ہم قادیانی امام اعظم سے سیدھا پرشن کرتے ہیں۔ کہ فرض کرو سابق مہاراجہ اندور اور مس لر یہ کارن بتا کر احمدیت کو سرفراز کرنا چاہیں۔ کہ ہندو مس لر کی شدھی کرنے سے انکار کر کے ان کے بیاہ کے راستہ میں حائل ہیں۔ تو وہ کونسا راستہ اختیار کریگا ان کو احمدیت میں لینے سے انکار کر دیگا۔ یا دونوں ہاتھ پھیلا کر خدا کا شکر ادا کریگا۔ کہ اچھی اسامی قابو میں آنے لگی ہے"۔

پرکاش نے "الفضل" کا جواب دینے کی بجائے حضرت امام جماعت احمدیہ کو خواہ مخواہ مخاطب کیا۔ اور پھر چندی سفورہ یا گندی تہذیب کا وہ نمونہ پیش کیا۔ جو آریوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ تاہم "پرکاش" کو ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر سابق مہاراجہ اندور اور مس لر اس لئے احمدیت میں داخل ہونا چاہیں۔ کہ ان کی شادی ہو سکے۔ ورنہ اسلام کی صداقت کے وہ قائل نہ ہوں۔ تو ان کے لئے قطعاً احمدیت میں جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ احمدیت دل کی پاکیزگی اور ...

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کامیابی کیلئے صحیح طریق پر عمل کرنا ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۲۸ء بمقام عالمے)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں ہر ایک چیز اور ہر ایک کام کے لئے ایک رستہ ایک طریق اور ایک راہ مقرر ہے۔ بغیر اس راہ کے اختیار کرنے کے اور بغیر اس طریق پر چلنے کے انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اچھے سے اچھے مقصد کو مدنظر رکھکر کوئی کام کرے اور

اعلےٰ سے اعلےٰ نیت

سے کام کرے۔ لیکن اگر وہ اس طریق کو چھوڑیگا۔ جو خدا تعالےٰ نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ تو کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ دنیا میں خالی نیت کبھی فائدہ نہیں دیتی۔ بہت لوگ اس دہوکہ میں رہتے ہیں۔ کہ ہماری نیت نیک ہے۔ اور چونکہ نیت نیک ہے۔ اس لئے نتیجہ بھی اچھا نکلنا چاہیئے۔ مگر کوئی خواہ کتنی ہی اعلیٰ نیت رکھے۔ لیکن بجائے منہ میں لقمہ ڈالنے کے ناک میں ڈالے۔ تو اس سے اس کا پیٹ نہیں بھریگا۔ بلکہ بیمار ہو جائے گا۔ اور اس کی نیک نیت اسے کوئی

نفع اور فائدہ

نہ دیگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص نیک نیتی سے بجائے اس کے کہ کھیت میں ہل چلائے۔ اور بیج ڈالے۔ اینٹیں پاتھتا رہے۔ اور اینٹوں کے انبار لگا دے۔ تو گو اس کی محنت ایک زمیندار کی محنت سے بہت زیادہ ہوگی۔ مگر یہ نہیں ہوگا۔ کہ اس کا کھیت سرسبز اور ہرا بھرا لہراتا ہو۔ وہ کھیت کے لحاظ سے ناکام اور نامراد ہی رہیگا۔

پس لوگوں کو یہ

خطرناک غلطی

لگی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ چونکہ ہماری نیت نیک ہے۔ اس لئے اگر ہم غلطی پر ہیں۔ تو بھی ہمیں خدا کچھ نہیں کہے گا۔ اور ہم خدا تعالےٰ تک پہنچ جائیں گے حالانکہ جب تک کوئی اس طریق کو اختیار نہ کریگا۔ جو خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ خواہ اس کی نیت کتنی ہی نیک ہو۔ اُسے کوئی فائدہ نہ پہونچیگا۔

دیکھو

لاکھوں ہندو

ایسے نظر آتے ہیں۔ جو خدا کی عبادت میں اس طرح لگے ہوتے ہیں۔ کہ مسلمان انہیں دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں ایسے ہندو دیکھے ہیں۔ جو ۱۲-۱۲ سال سے چھت سے ٹانگیں باندھکر الٹے لٹکے ہوتے تھے۔ اور اس طرح اپنے خیال میں عبادت کر رہے تھے۔ میں نے ایک شخص کو اسی حالت میں ہتھیلی سے آٹا نکالتے اور پھر گوندھتے دیکھا۔ یہ میں نے تو نہیں دیکھا۔ مگر بتایا گیا۔ کہ الٹے لٹکتے ہوئے ہی یہ پکاتا اور کھاتا ہے۔ اب دیکھو اس کی نیت تو یہی ہے۔ کہ

خدا مل جائے

اور بظاہر دیکھنے والا سمجھیگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ ریاضت اور محنت ایسا شخص کرتا ہوگا کیونکہ آپ تو اپنے بیوی بچوں میں رہتے۔ آرام فرماتے۔ اور کھانا کھاتے تھے۔ مگر ایسے شخص کو اتنا بھی اجر حاصل نہیں ہو سکیگا۔ جتنا ایک

معمولی مسلمان

کو جو نماز پڑہتا ہو۔ ملیگا۔ وجہ یہ کہ اس شخص نے وہ رستہ اختیار نہ کیا۔ جو اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا۔ دیکھو اگر کوئی شخص ایک گاؤں سے سو میل بھی دوسری طرف چلا جائیگا۔ تو اس گاؤں میں نہ پہنچیگا۔ اور یہ نہیں ہوگا۔ کہ گاؤں اس کے پاس آجائے۔ بلکہ وہ اور دور ہو جائے گا۔ لیکن دوسرا شخص اگر سو میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ اور چند میل بھی اس گاؤں کی طرف آئے گا۔ تو وہ پہلے کی نسبت اس کے قریب ہوگا۔ کیونکہ اس نے وہ رستہ اختیار کیا۔ جو گاؤں تک پہونچنے کے لئے ضروری تھا۔ اور پہلے نے وہ رستہ اختیار کیا۔ جو گاؤں سے دور لے جانیوالا تھا۔ اسی طرح اگر انسان وہ طریق اختیار کرے۔ جو خدا تعالےٰ نے کسی کام کے لئے مقرر کیا ہو تو تھوڑی محنت سے بھی وہ نتائج حاصل کر سکتا ہے۔ کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ پرانے دیسی ہل جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی کچھ عرصہ سے استعمال کئے جاتے ہیں۔

پرانے زمانہ کے حالات

سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ایسے ہل بھی نہ ہوتے تھے اور لوگ پتھروں وغیرہ سے معمولی طور پر زمین کھود کر بیج ڈال دیتے تھے۔ اور اسی طرح کھیتی اُگ پڑتی۔ اور دانے پیدا ہو جاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی سارا دن ٹوکری ڈھوتا رہے۔ اور ہل نہ چلائے۔ تو اس کے کھیت میں کچھ نہ پیدا ہوگا۔ پس

صحیح طریق

پر تھوڑی محنت کرنے سے مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔ لیکن غیر صحیح طور پر بہت محنت اور مشقت کرنے سے بھی کچھ نتیجہ نہیں نکلتا۔

اس وقت جو

مسلمانوں کی حالت

ہے۔ اس پر اگر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ صحیح طریق پر عمل نہیں کر رہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ دوسری قوموں سے مسلمان سست ہیں۔ اور ان میں کام کرنے کا وہ شوق اور جوش نہیں پایا جاتا۔ جو دوسروں میں نظر آتا ہے لیکن پھر بھی بہت سے مسلمان ہیں۔ جو مسجدیں بناتے لوگوں کے آرام کے لئے سرائیں تعمیر کرتے۔ کھیتوں سے غریبوں اور محتاجوں کا حق نکالتے ہیں۔ مگر باوجود ان قربانیوں کے ان کی کوششوں کے اعلیٰ نتائج نہیں نکلتے۔ بجائے اس کے کہ اسلام کو ترقی حاصل ہو۔ وہ کمزور سے کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ پھر مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو دن رات ذکر اذکار میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارے حافظ روشن علی صاحب سناتے تھے۔ ان کے والد صاحب جوانی کی عمر میں ہی ایک غار میں جا بیٹھے تھے۔ اور انہوں نے

چھ ماہ کے روزے

رکھنے شروع کر دئے تھے۔ وہ ۲۴ گھنٹے میں جو کے چند دانے اور ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈال کر پانی پی لیتے۔ اور پھر روزہ رکھ لیتے۔ اس وجہ سے ان کو سِل کی بیماری ہو گئی۔ اور وہ تھوڑے ہی عرصہ میں فوت ہو گئے۔

تو مسلمانوں میں اس قسم کی ریاضتیں کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کی ریاضتوں کا وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو ان صحابہ کی معمولی عبادتوں کا نکلتا تھا۔ جو تجارت کرتے۔ اونٹ چراتے۔ اور زمینداری کرتے تھے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ صحابہ چونکہ اصل راستہ پر چلتے تھے۔ اس لئے اگر دو قدم بھی اٹھاتے تھے۔ تو بھی خدا تعالےٰ کے قریب ہوتے جاتے تھے۔ لیکن اب لوگ اصل رستہ پر نہیں چلتے۔ اس لئے جو قدم بھی اٹھاتے ہیں۔

خدا سے دور

ہوتے جاتے ہیں۔ پس مسلمانوں کی حالت بتا رہی ہے۔ کہ انہوں نے اس طریق کو چھوڑ دیا ہے جس پر چلنے سے خدا تعالیٰ مل سکتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں جب ہم اپنی جماعت کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کی عجیب باتیں نظر آتی ہیں۔ ایک معمولی اور ان پڑھ آدمی ہوتا ہے۔ لیکن وہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ

بڑے بڑے مولوی

حیران ہو جاتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے۔ ایک صاحب مجھے ملے۔ انہوں نے بیعت تو بہت دیر کی ہوئی تھی۔ مگر مجھے اب ملے۔ انہوں نے مولویوں سے مباحثوں کے قصے سنائے۔ وہ ان پڑھ ہیں۔ اور میں نے ان کی باتیں اس خیال کو دل میں رکھ کر سنیں۔ کہ کوئی غلط بات تو انہوں نے نہیں کی۔ مگر ہر مباحثہ میں جو جواب انہوں نے دئے۔ ان میں کوئی بات بے علمی کی یا غلط نہ تھی۔ ان کی سب باتیں صحیح اور درست تھیں۔ وہ سناتے تھے۔ جب لوگ باتیں سنتے۔ تو کہتے تم یہ غلط کہتے ہو۔ کہ تم پڑھے ہوئے نہیں اگر تم پڑھے ہوئے نہیں تو یہ آیتیں اور حدیثیں تمہیں کہاں سے معلوم ہو گئیں۔ وہ کہتے یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی علامت ہے۔ کہ آپکو

ماننے کی برکت

سے مجھے باوجود ان پڑھ ہونے کے یہ باتیں آگئیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ کہ ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والوں پر دینی اور دنیوی علوم کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور ایسی باتیں ذہن میں آنے لگتی ہیں جو بڑے بڑے عالموں کو نہیں سوجھتیں۔ ہمارے ہاں

ایک ملازم

ہوتا تھا۔ پہاڑ کا رہنے والا تھا۔ اسے گٹھیا کی بیماری ہو گئی تھی۔ اور اس کے رشتہ داروں نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ کہ تو کماتا کچھ نہیں۔ اس لئے ہم تیرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اپنا علاج کرانے کے لئے چلا آیا۔ کسی نے اسے بتایا قادیان کے مرزا صاحب بھی علاج کرتے ہیں وہاں جاؤ۔ یہ سن کر وہ قادیان میں آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا علاج کیا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔ پھر وہ آپ کے پاس ہی رہ پڑا۔ اس کے رشتہ دار اسے لینے کے لئے بھی آئے مگر اس نے جانے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنی دماغی کیفیت کی وجہ سے دین سے اس قدر ناواقف تھا۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا۔ تمہارا کیا مذہب ہے۔ تو اس نے کہا مجھے تو پتہ نہیں۔ ہمارے پنچوں کو معلوم ہو گا۔ ان کو آپ لکھیں وہ بتا دیں گے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ اور چونکہ بہت معمولی سمجھ کا آدمی تھا۔ نماز کا شوق دلانے کے لئے اسے کہا۔ اگر تم پانچ وقت کی نمازیں پڑھ لو۔ تو دو روپے دونگا۔ اس نے کہا میں نمازیں کیا پڑھوں۔ آپ نے بتایا تم سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہنا۔ وہ مغرب کی نماز کے لئے کھڑا ہوا۔ تو اندر سے کسی خادمہ نے اسے آواز دی۔ کہ کھانا لے جاؤ۔ ایک دو آوازوں پر تو چپ رہا۔ پھر کہنے لگا۔ ذرا ٹھیر جاؤ۔ نماز پڑھ لوں۔ تو آتا ہوں۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔ اس زمانہ میں احمدیت کی مخالفت ہوتی تھی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر جا کر لوگوں کو قادیان جانے سے روکا کرتے تھے۔ کبھی کبھی حضرت صاحب کی تار لینے یا کسی اور کام کے لئے وہ نوکر بھی جس کا نام پیرا تھا سٹیشن پر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب نے اسے کہا تو کیوں وہاں بیٹھا ہے۔ یہاں چلا آ۔ جب مولوی صاحب نے اسے بہت تنگ کیا۔ تو اس نے کہا میں اور تو کچھ جانتا نہیں۔ مگر اتنا پتہ ہے۔ کہ مرزا صاحب یہاں سے گیارہ میل دور بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس تو لوگ جاتے ہیں۔ اور تمہارے روکنے کے باوجود جاتے ہیں۔ مگر تم یہاں روزانہ آتے ہو۔ اور اکیلے ہی چلے جاتے ہو۔ کوئی تو بات ہے۔ کہ مرزا صاحب کے پاس لوگ آتے ہیں۔

اب دیکھو وہ

نصرت اور تائید الٰہی

کے الفاظ نہ جانتا تھا۔ مگر یہ جانتا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس جو لوگ آتے ہیں۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کے پاس نہیں جاتے۔ تو اس میں کوئی خاص بات ہے۔ بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی مائل ہو جاتا ہے۔ یا صحیح رستہ پر چلنے والوں کے پاس ہی بیٹھتا ہے تو وہ بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صحیح راستہ اختیار رکھنے بغیر کبھی کامیابی نہیں حاصل ہو سکتی۔ اور کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ رستہ اختیار نہ کرے۔ جو خدا نے مقرر کیا ہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ صحیح رستہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ تا کہ ان کی محنتوں اور عبادتوں کا اچھا نتیجہ نکلے۔ اور ان پر جو ادبار آ رہا ہے۔ وہ دور ہو۔

اسی طرح

ہماری جماعت کے لوگوں کو

بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک اس طریق پر عمل نہ کریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے۔ اس وقت تک کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے پہلے قرآن اور حدیث موجود تھے۔ مگر لوگ گمراہ ہو رہے تھے۔ آپ نے آ کر لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی۔ اور وہ طریق بتایا۔ جو صحیح ہے۔ اس طریق پر جنہوں نے عمل کیا انہوں نے فائدہ اٹھایا۔ اور جو محروم رہے۔ وہ فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔

احمدی کہلانے سے

کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ کیا کوئی کونین کی گولی جیب میں رکھ لے۔ اور کہے بخار اتر جائے۔ تو اس کا بخار اتر جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے کونین کے کھانے پر بخار کا دور ہونا رکھا ہے۔ اگر وہ کونین کھائے گا۔ تب بخار اتریگا۔ ورنہ ایک گولی چھوڑ اگر ایک پونڈ کونین بھی جیب میں ڈال لیگا۔ تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ تو احمدیوں کو یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اعمال احمدیت کے مطابق بنائیں۔ اور اس طرح زندگی بسر کریں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ کوئی عقل مند انسان کبھی بے وجہ کوئی کام نہیں کرتا۔ پھر کیا خدا نے انسان کو بلا وجہ پیدا کیا ہے نہیں۔ انسان کے پیدا کرنے کی وجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے

ہر چیز انسان کے فائدہ کیلئے

پیدا کی گئی ہے۔ اور ہم سب چیزوں سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ کس بے دردی سے جانور کو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ خدا نے کیسی کیسی خوبصورت چیزیں بنائی ہیں مگر ہم ان کو توڑ پھوڑ کر کس طرح اپنے استعمال میں لے آتے ہیں یہ سبزیاں ہی دیکھو۔ کیسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں لیکن ہم ان کو کاٹ کر چارہ بنا لیتے اور خود پکا کر کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم جنگلوں کے درندوں کو اور آسمان کے پرندوں کو مارتے ہیں۔ اسی طرح ہم زمین کھود کر نہریں نکال لیتے ہیں۔ گڑھے کھود کر مکان بنا لیتے ہیں۔ گویا ہم زمین کا سینہ شق کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ

ہم کس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں

بے شک خدا تعالیٰ نے سب کچھ ہمارے لئے پیدا کیا پھر کیا ہم صرف کھانے پینے کے لئے پیدا کئے گئے۔ اگر ہماری

پیدائش کا یہی مقصد ہے۔ تو یہ تو بیل اور گھوڑے میں بھی پایا جاتا ہے۔ اگر کھانا انسان دنیا میں کام کاج کرتا ہے۔ تو گھوڑا اور بیل اس سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اور بغیر مزدوری کام کاج کرتے ہیں۔ اس طرح وہ انسان سے اچھے رہتے ہیں۔ کیونکہ انسان تو اپنے لئے کام کرتا ہے۔ مگر گھوڑا اور بیل انسان کے لئے کرتے ہیں۔ ان کو کہاں تنخواہ دی جاتی ہے۔ اگر کھانا ان کو چارہ کہلاتے ہیں۔ تو یہ کوئی ان پر احسان نہیں ہے نہیں کھلا چھوڑ دو۔ تو وہ جنگل میں گھروں کی نسبت زیادہ اچھا چارہ کھا لیں گے۔

پس انسان جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جب تک اسے حاصل کرکے

دوسری چیزوں پر فضیلت

نہ ثابت کرے۔ اس وقت تک اسے کہنے کا حق نہیں ہے۔ کہ سب چیزیں میرے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ سب چیزیں میرے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ مجھے بھی کسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہمیں ہر وقت یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اور اس کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ کوئی انسان زمینداری کرے۔ یا تجارت کرے۔ یا اور کام کاج کرے۔ وہ اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ جتنے انبیاء ہوئے ہیں۔ وہ اپنے وقت کے بڑے بڑے عالموں میں سے نہ تھے۔ اگر دین صرف پڑھے لکھے لوگوں کے لئے ہوتا۔ تو بڑے بڑے فلاسفروں کے ذریعہ نازل ہوتا۔ اور فلاسفر ہی مانا کرتے۔ مگر ابتدا میں ایسے لوگوں نے کبھی نہیں مانا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو بعد میں آئے۔ اور جنہوں نے کئی کئی جلدوں میں تفسیریں لکھیں معمولی علم رکھتے تھے۔ مگر جو نور اور معرفت ان لوگوں کو حاصل ہوئی۔ وہ بعد میں آنے والوں کو نہ حاصل ہوئی تھی۔

پس کسی کو یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں پڑھا ہوا نہیں اس لئے

دین کی باتوں پر عمل

نہیں کر سکتا۔ زبانی سن کر اور پوچھ کر بھی عمل کیا جا سکتا ہے اور اس طرح انسان وہ کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ جو سالہا سال کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں کر سکتا۔ ہماری جماعت کو اپنے بنائے جانے کے مقصد کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ان کے

بیعت کرنے کا نتیجہ

نکلے۔ اور زندگی یونہی برباد نہ چلی جائے۔

مکتوب امام

عام اور خاص فیوض میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل خط ایک صاحب کو لکھوایا۔ جو فائدہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

حضور نے ان صاحب کو ان کے خط کے جواب میں لکھایا:۔

یہ ایک دماغی کیفیت ہوتی ہے۔ کہ بعض انسان ان فیوض سے جو ہر وقت دنیا میں نازل ہوتے ہیں۔ اپنی دماغی مناسبت کے لحاظ سے کچھ حصہ پا لیتے ہیں۔ لیکن یہ حصہ حقیقی فیوض کا نہیں ہوتا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اور علوم اور معارف روحانیہ ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ حالانکہ انسان کی پیدائش کشوف کے لئے نہیں بلکہ کشوف حصول عرفان کے لئے ہیں۔ وہ کشوف جو روحانی عرفان کا علمی اور عملی ثبوت اپنے ساتھ نہ رکھتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ وہ خدا کی طرف سے بطور فیوض نازل شدہ نہیں کہلا سکتے۔ ہماری جماعت میں بھی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ اور اب تک ایسے ہیں۔ میری تحقیق اس مسئلہ کے متعلق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر وقت رحمانیت کے ماتحت بندوں کی ہدایت کے لئے کچھ عام فیوض نازل ہوتے ہیں۔

انسان کے دماغ کی کیفیت بمنزلہ ٹیلیگراف کے آلہ کے ہے۔ جو تار کو وصول کرتا ہے۔ بعض آلات خلقی طور پر زیادہ عمدہ حالت میں ہوتے ہیں۔ وہ ان فیوض کو زیادہ جذب کر لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے کپڑے کی ہے جس میں جذب کرنے کی زیادہ قابلیت ہوتی ہے۔ جب وہ بارش کے نیچے رکھا جاتا ہے تو دوسرے کپڑوں سے زیادہ تری اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ لیکن ایسا جاذب کپڑا فیض کا خاص مورد نہیں کہلا سکتا۔ وہ جیسے آقا کی طرف سے پانی کا گلاس بھیجا گیا۔ اور وہ جس نے پھینکے ہوئے پانی کے چھینٹوں کو اتفاقی طور پر اپنے اندر جذب کر لیا۔ ایک قسم کے نہیں کہلا سکتے۔ ان کی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے آپ کو ایک گر بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کے علوم صرف مطہر لوگوں پر کھولے جاتے ہیں۔ یہاں مطہر سے مراد خاص فیض یافتہ لوگ ہیں۔ جبکہ یہ صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ نماز تہجد کے بعد آنکھیں بند کرکے بیٹھ جانے سے پرانے بزرگ ان کو مستفسرہ سوالات کا جواب دے دیتے ہیں۔ تو اگر واقعہ میں ان سے وہ بزرگ ملتے ہیں۔ اور یہ نظارے ان کے حقیقی فیض کے ماتحت ہوتے ہیں۔ نہ کہ پیدائشی مناسبتوں کے لحاظ سے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ بزرگ جو کہ یقینی طور پر قرآن کریم کے علوم سے واقف اور آگاہ تھے۔ معارف قرآنیہ سے ان کو آگاہ نہ کریں۔ پس ان صاحب کے سامنے یہ پیش کریں۔ کہ قرآن شریف کی ایک آیت جو ان کو بتائی جائے اس کے معنے وہ ان بزرگ صاحب سے دریافت کریں۔ جو ان سے ملتے ہیں۔ اس جواب سے خود انہیں بھی اور دوسروں کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو کچھ انہیں نظر آتا ہے۔ وہ خاص فیوض نہیں ہیں۔ بلکہ طبعی قابلیت کے کچھ منظر ہیں۔ یہ آیت خواہ آپ ہی بتائیں یا مجھ سے پوچھیں۔ میں بتا دوں گا۔ انشاء اللہ والسلام

(خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری)

دہلی میں تقریریں

جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب حافظ روشن علی صاحب کی دہلی میں تشریف آوری پر یہاں کی جماعت نے خان صاحب برکت علی خاں صاحب کے مکان پر ہر دو حضرات کے لیکچروں کا اعلان کیا۔ اشتہار تقسیم کئے گئے لیکن ۳ر تاریخ کو بوجہ تمام دن بارش ہونے کے بہت سے لوگ نہ آسکے۔ تاہم جماعت کے اکثر احباب اور غیر احمدی حضرات بھی شامل ہوئے۔ ۹ بجے شب سے جناب حافظ صاحب نے مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کے ذرائع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور مسلمانوں کو خصوصیت سے مسئلہ چھوت چھات اور تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد جناب مفتی صاحب نے بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام پر لیکچر دیا۔ اور ایک گھنٹہ کی تقریر میں وہاں کے دلچسپ حالات سنائے۔ یہ جلسہ ۱۱ بجے شب کو دعا پر ختم ہوا۔

۵ر تاریخ بروز اتوار جماعت کا ہفتہ واری اجلاس بھی ۲ بجے سے ۵ بجے تک خاں صاحب موصوف کے مکان پر منعقد ہوا۔ حسب دستور پہلے ایک رکوع قرآن مجید کا درس حافظ عبدالسلام صاحب نے دیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق نصف

نصف گھنٹہ کی دو تقریریں مقرر تھیں۔ لیکن چونکہ مفتی صاحب جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ اس لئے خاں صاحب نے فرمایا جناب مفتی صاحب تقریر فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی دلچسپ تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ سے بعض باتیں بیان فرمائیں۔ اور احباب کو سچا ایمان پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ چونکہ لجنہ اماء اللہ کا ماہواری اجلاس بھی اسی دن اسی مکان میں تھا۔ اس لئے جناب مفتی صاحب نے وہاں بھی تقریر فرمائی۔

۷ تاریخ ۵½ بجے شام نئی دہلی میں مفتی صاحب کے ایک اردو انگریزی لیکچر Prospects of Islam in western countries کا اعلان کیا گیا۔ یہ لیکچر لیک سکوئر میں ہوا۔ چونکہ اس دن بھی صبح سے بارش شروع ہوگئی۔ اس لئے امید نہ تھی۔ کہ جلسہ ہو سکے لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ۴ بجے سے پہلے دھوپ نکل آئی۔ اور غیر احمدی حضرات کی حاضری بھی اتنی امید افزا رہی کہ اس کا خیال بھی نہ تھا۔ تقریباً تمام حاضرین انگریزی دان تھے۔ جنہوں نے نہایت سنجیدگی سے جناب مفتی صاحب کا لیکچر سُنا۔ اور خاص اثر لیکر گئے۔ جناب مفتی صاحب نے فرمایا۔ اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ اور ایسی تعلیم پیش کرتا ہے جس پر اب مغرب بھی مجبور ہو کر عمل کر رہا ہے۔ وہ تعلیم جو صرف کانوں کو خوش کر سکے۔ اور عمل میں نہ آئے۔ ایسی تعلیم ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسری آگے پیش کرنا کوئی خوبی کی بات ہے۔ تو جب جرمن بلجیم لینے کے لئے بڑھا تھا۔ چاہیئے تھا۔ فرانس بھی اس کو پیش کر دیا جاتا۔ لیکن یہ اسلام ہی کی تعلیم تھی جس پر عمل کر کے یورپ بچا۔ اور اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ انجیل کی تعلیم ہرگز قابل عمل نہیں ہو سکتی۔ پریذیڈنٹ جناب مولوی فیروز الدین صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس کے تھے۔ جنہوں نے لیکچر کے خاتمہ پر جناب مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا میں یہ لیکچر سُن کر بہت خوش ہوا۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں سے درخواست کی۔ کہ وہ سچے مسلمان اور اسلام کا نمونہ بنیں۔ کیونکہ اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ تو جب تک وہ اپنی حالت کو نہ سنواریں گے دوسروں کے لئے کیا نمونہ بن سکتے ہیں +

خاکسار
عبدالحمید سکرٹری تبلیغ
نئی دہلی

انبالہ میں جناب مفتی صاحب کا لیکچر!

۱۰ فروری۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹوریل فورس کے منیجر صاحب کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے ایک پبلک لیکچر کا مسلم ہال میں انتظام کیا گیا جس کا موضوع امریکہ میں تبلیغ اسلام تھا۔ تقریر سے پہلے شہر میں بذریعہ ڈھول دو احمدی نوجوانوں رفیق احمد اور محمد شریف صاحبان کے ذریعہ نہایت عمدگی سے موثر طور پر منادی کی گئی۔ شہر کے معززین اور وکلاء صاحبان کو خاکسار نے خاص طور پر مل کر لیکچر میں شمولیت کی دعوت دی۔ وقت مقررہ یعنی ساڑھے چار بجے لوگ مسلم ہال میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ اور پونے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ آپ کی تقریر سے پیشتر قاضی فتح محمد صاحب سفیر انجمن راعیان ہند کی تحریک اور ماسٹر غلام محی الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول کی تائید اور خاکسار کی تائید مزید سے سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ و منیجر سکول و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی انبالہ شہر اس جلسے کے صدر منتخب ہوئے۔ جناب صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں لوگوں کو جناب مفتی صاحب سے ان الفاظ میں کہ آپ ایک مشہور و معروف مشنری ہیں جنہوں نے ایک عرصہ تک ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کی ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا ہے۔ جن کا ذکر آپ لوگوں نے اخبارات میں پڑھا ہو گا۔ انٹروڈیوس کرایا۔ اور فرمایا میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ احمدی جماعت جو کام تبلیغ کے سلسلہ میں اس ملک اور غیر ممالک میں کر رہی ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ اور امریکہ جیسے ملک میں جہاں مادیت اور دہریت کا زور ہے اسلام پھیلانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ ابھی پچھلے سال آپ صاحبان نے مسلم ہائی سکول میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن دیکھا اور سُنا تھا جس کا مجھ پر خاص طور پر اثر ہوا۔ اور آپ لوگ بھی اس سے بہت محظوظ ہوئے تھے۔

اس کے بعد حاجی میراں بخش صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرمائی۔ اور بابو عبدالغنی صاحب منیجر گلاس ورکس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" کے ابتدائی اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھے۔ زاں بعد جناب مفتی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر نہایت دلکش اور مؤثر تھی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز بیان میں اسلام کو ایک زندہ اور عالمگیر مذہب ثابت کیا۔ اور مختصر طور پر لندن اور امریکہ کے نہایت ہی دلچسپ واقعات کا تذکرہ فرمایا جن کو سننے سے حاضرین پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی۔ اور لوگوں کی خواہش تھی۔ کہ تقریر جاری رہے۔ لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے تقریر ختم کرنا پڑی۔

الحمد للہ کہ جلسہ نہایت سکون اور امن و امان کے ساتھ ہوا۔ اور آخر میں جناب صدر جلسہ صاحب نے مفتی صاحب کا اپنی طرف سے اور پبلک کی طرف سے نہایت شاندار الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا آپ کی اس تقریر سے میرے معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔

آخر پر میں جناب شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ و سکرٹری انجمن اسلامیہ و میونسپل کمشنر انبالہ اور سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ منیجر مسلم ہائی سکول کا تہ دل سے جماعت انبالہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نہایت فراخ دلی سے مسلم ہال میں اس تقریر کی اجازت عنایت فرمائی۔ اور خود بھی شامل ہو کر جلسہ کو رونق بخشی۔

خاکسار عبدالغنی احمدی انبالہ شہر

چنوں کی فصل کو نقصان کے اسباب

اور ان کا انسداد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ زراعت پنجاب نے حال ہی میں ایک پمفلٹ موسوم بہ "چنوں کی فصل میں نقصان کے اسباب اور ان سے بچنے کی تدابیر" شائع کیا ہے۔ یہ پمفلٹ شیخ ممتاز حسین صاحب بی۔ ایس (ایگری) ایگریکلچرل اسسٹنٹ کیمبل پور کا لکھا ہوا ہے۔ اور زمینداروں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس کا ملخص ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اٹک پنڈی گھیب ور تلاگنگ تحصیل میں فصل ربیع کا بیس فی صدی چنے کی فصل پر مشتمل ہوتا ہے۔ کچھ مدت سے یہ فصل لگاتار خراب ہوتی رہی۔ آخر محکمہ زراعت پنجاب نے اس کے متعلق سائنٹیفک طریق پر تحقیقات کی جس کے دوران میں معلوم ہوا کہ چنے کا پودا ایک خاص بیماری سے خراب ہو جاتا ہے۔

جو "فنگس" (رتیلا) سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر آب و ہوا اس بیماری کے موافق ہو۔ تو یہ متعدی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ اور تمام کھیت میں پھیل جاتی ہے۔ پہلے سیاہی مائل بھورے رنگ کے نشانات پودوں کی شاخوں پر مختلف جگہ رونما ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں یہ نشان تنے کے ارد گرد محدود رہتے ہیں۔ اور ان کے زیر اثر پودے کا اوپر کا حصہ مرجھا جاتا ہے اگر بیماری پودے کی جڑ پر حملہ آور ہو۔ تو سارا پودا خراب ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہونے پر سیاہی مائل بھورا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اس حالت میں اس کا ذائقہ اس قدر ناخوشگوار ہوتا ہے۔ کہ مویشی اسے بالکل نہیں کھاتے۔ اور اگر کھا لیں۔ تو انہیں اسہال کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جن پودوں پر بیماری کا خفیف حملہ ہو۔ ان کے "ڈوڈوں" پر ہم مرکز دائرے پائے جاتے ہیں۔

چنے کی بیماری مندرجہ ذیل طریقوں سے پھیلتی ہے

(۱) اگر ایسا بیج بویا جائے۔ جو سال ماسبق میں بیماری کے زیر اثر رہا ہو۔ تو نیا پودا اس بیماری میں گرفتار ہو جائے گا۔

(۲) جس کھیت میں بیماری نمودار ہو چکی ہو۔ اگر اس کی مٹی دوسرے کھیت میں لائی جائے۔ تو بیماری وہاں بھی رونما ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر بیمار پودے کا بیج ہوا کے ذریعہ ایک کھیت سے اڑ کر دوسرے کھیت میں جا پڑے۔ تو اس حالت میں بھی بیماری پھیل جاتی ہے۔

اگر جنوری۔ فروری اور مارچ میں جو چنے کے پودے کی نشو و نما کا زمانہ ہے۔ قلیل عرصہ میں زیادہ بارش ہو جائے۔ تیز ہوا نہ چلے۔ اور موسم ابر آلود رہے۔ تو اس حالت میں زمین اور ہوا میں حد اعتدال سے زیادہ رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی بیماری کے پھیلنے کے اسباب ہیں۔

حفظ ماتقدم کے طور پر مندرجہ ذیل انسدادی تدابیر بیماری کی روک تھام کے لئے بہت مؤثر ہیں۔

(۱) جو زمین چکنی بھاری اور نباتاتی مادہ سے آلودہ ہو۔ اس میں چنا نہ بویا جائے۔ اس قسم کی زمین پانی کو زیادہ مقدار میں جذب کرتی ہے۔ اور بیماری کے جراثیم اس میں پوشیدہ رہتے ہیں

(۲) چنا کی فصل کے لئے نہایت موزوں زمین وہ ہے۔ جو بلند سطح پر واقعہ ہو۔ اور ہلکی اور ریتلی ہونے کے باعث ایسی کہ بارش کا پانی زیادہ مقدار میں نہ ٹھہر سکتا ہو۔ اس زمین میں پانی جمع ہونے کے لئے کوئی نشیبی جگہ نہیں ہونی چاہیئے۔

(۳) تخم ریزی سے پہلے زمین میں کم از کم چار دفعہ ہل چلانا ضروری ہے جس میں سے دو دفعہ جوتائی "جولائی اور اگست میں ہونی چاہیئے۔

(۴) موسم گرما میں مٹی پلٹنے والا ہل مثلاً "میسٹن ہل" چلانے کے بعد زمین کو کھلا چھوڑ دینا چاہیئے۔

(۵) زمین میں ہوا کے گذر کے لئے کرنڈ بہت مضر ہے۔ اسے نہ بننے دینا چاہیئے۔ بار ہیرو کا استعمال نہایت سود مند ثابت ہوگا

(۶) جس کھیت میں پچھلے سال چنے تھے۔ اس میں اس سال چنے ہرگز نہ بونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے کھیت میں پچھلے سال کی بیماری کے بیج موجود ہوتے ہیں۔ جو اگر آب و ہوا بیماری کے موافق ہو۔ تو فصل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

(۷) جن کھیتوں میں بیماری ظاہر ہو چکی ہو۔ وہاں چار سال تک چنے نہیں بونے چاہئیں۔ کیونکہ بیماری کے بیج اس عرصہ میں چنے کے پودے مہیا ہونے پر پھر اپنی زندگی شروع کر کے فصل کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔

(۸) مندرجہ ذیل طریق پر فصلوں کو باری باری بونا چاہیئے۔

(۱) چنے — خالی — گندم یا جو — خالی — گندم

(۲) چنے — خالی — جو — باجرہ یا جوار — خالی — گندم

(۳) چنے — خالی — خالی — موٹھ یا اس قسم کا اناج — خالی — گندم۔

جب تک زمین خالی رہے۔ اس میں ہل چلاتے رہنا چاہیئے۔

(۹) گندم اور چنے کو علیحدہ کھیتوں میں اس طرح بونا چاہیئے کہ گندم کے کھیت، دو چنے کے کھیتوں کے درمیان واقع ہوں۔ تاکہ ان میں ہوا کے ذریعہ بیمار بیج اڑ کر نہ جا سکیں

(۱۰) جن کھیتوں میں بیماری ہو چکی ہو۔ وہاں کے بیج دوسرے سال استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

(۱۱) تندرست اور سالم بیج کے سوا اور کسی قسم کا بیج استعمال نہ ہونا چاہیئے۔

(۱۲) تخم ریزی حتے الامکان شروع موسم میں کرنی چاہئے

(۱۳) جن پودوں پر سیاہی مائل بھورے رنگ کے ٹکڑے نظر آئیں۔ انہیں اور ان کے ارد گرد چند تندرست پودوں کو بھی اکھیڑ کر وہیں جلا دینا چاہیئے۔

نوٹ:۔ خالص بیج اور اس بیماری کے متعلق مفصل واقفیت حاصل کرنے کے لئے جناب ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت گورداسپور یا اگریکلچرل اسسٹنٹ کیمبل پور سے خط و کتابت کریں۔

الفضل کی ایجنسیاں

جماعت احمدیہ راولپنڈی اور اس کے امیر خانصاحب منشی فرزند علی صاحب بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں کہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں خاص توجہ دے رہے ہیں راولپنڈی کی ایجنسی پر پہلے تیس پرچے جاتے تھے۔ اب اس کی تعداد سنتر تک پہونچ گئی ہے۔ اگر دوسرے شہروں کی جماعتیں بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو الفضل کی توسیع اشاعت میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ امید ہے۔ احباب لاہور بھی توجہ فرمائیں گے۔ جن کی ایجنسی دو ماہ سے بند ہے۔ اور ایجنسی نے تاحال سالہا سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ جس کے لئے پرائیویٹ خطوط کئی لکھے جا چکے ہیں۔ مگر جواب تک نہیں دیا جاتا۔

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

ضرورتیں

(۱) چھ ایسے مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو ضلع رہتک میں کام کر سکیں۔ امیدواران مڈل پاس و انٹرنس پاس ہر دو لئے جا سکتے ہیں۔ ایک مجاہد ہے۔ تنخواہ صرف ۲۰ روپیہ اور ۲۰ ملیگی درخواستیں بہت جلد دفتر نظارت خارجیہ قادیان میں بھیجدی جائیں

(۲) ڈائرکٹر صاحب ریلوے اکاونٹس کلیرنگ آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے دہلی کے دفتر میں چند مسلمان کلرکوں کی ضرورت ہے۔ انٹرنس پاس اصحاب فوراً دفتر متعلقہ میں درخواستیں بھیجدیں۔ تنخواہ غالباً شروع شروع میں ساٹھ روپیہ ماہوار ملے گی۔

(۳) ایک فرم کو ایک ہوشیار اور تجربہ کار اکونٹ کلرک کی ضرورت ہے جو روپیہ کے آمد و خرچ کا حساب انگریزی میں رکھ سکتا ہو۔ اور خط و کتابت متعلقہ بھی انگریزی میں کر سکتا ہو تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار۔ تسلی بخش کام کرنے پر پانچ روپیہ ترقی دی جائے گی۔ خواہشمند پتہ ذیل پر درخواستیں معہ نقول اسناد بھیجدیں۔ اور ایک اطلاعی خط میرے نام پر بھیجدیں:

Abdul Khalique & Co:
Contractors Sone Bridge
Dehri on Sone
Arra Distt.

ناظر امور عامہ قادیان

(اشتہارات)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دار الفضل و محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دار البرکات ہے۔ جو محلہ دار الفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی منظور ہے۔ یعنی بر لب سڑک کلاں ۱۷ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر ۱۲ فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ نیا محلہ دار البرکات اس سمت میں واقعہ ہے جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے گو ابھی تک اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر بہر حال جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد قادیان

ملکی صنعت کا قابل دید نمونہ

مقبول عام مشین سیویاں نو ایجاد

نکل پلیٹڈ۔ خوبصورت اور دیدہ زیب مضبوط اور پائیدار وزن۔ قلیل القیمت۔ میدہ دھکیلنے کے لئے خوبصورت پرزہ (پشٹر) لگایا گیا ہے۔ ہر مشین کے ہمراہ موٹی و باریک دو چھلنیاں ارسال کی جاتی ہیں۔ مروجہ مشینوں کے تمام عیوب و نقائص یکسر رفع کر دئے گئے ہیں اور بفضل خدا ہم دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ اس سے بہتر مشین سیویاں نہ مل سکے گی قیمت مشین کلاں (قطر ۲ انچ) صرف ۶ مشین خورد (قطر ۱½ انچ) ۵ روپے دیگر اخراجات بذمہ خریدار

علاوہ ازیں ہمارے ہاں ہر قسم کی مشینری اور زراعتی آلات عمدہ مضبوط اور ہر لحاظ سے قابل تسلی تیار ہوتے ہیں۔ تفصیلات کے لئے ہماری باتصویر فہرست بحوالہ اخبار مفت طلب فرمائیے۔

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

نیٹ بہرا پن

کم سننے۔ کان بہنے۔ درد و ورم۔ آوازیں ہونے۔ خشکی۔ کھجلی۔ کانوں کا بھاری رہنا۔ کان کی تمام بیماریوں پر مشہور اور اکسیر وہ روغن کرامات ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

بادشاہی منجن ہلتے دانت جما دیتا ہے۔ ہمیشہ استعمال کے قابل فی شیشی چار آنہ دھوکہ باز لوگوں سے ہوشیار رہو۔ اپنا پتہ صاف لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

بے اولادوں کو اولاد!

مکرمہ والدہ صاحبہ کی ادویہ سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا آپکو اگر سینکڑوں روپیہ برباد کرنے کے باوجود ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ تو ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی مراد پوری ہوگی قیمت فی بکس صرف چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک

نوٹ۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرماویں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائینگے

سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

—— نئی دہلی ۹ر فروری- سر جان سائمن کو وائسرائے کی طرف سے حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے۔

جناب کا مکتوب گرامی مورخہ ۶ر فروری جس میں جناب نے ان تجاویز کا ذکر کیا ہے۔ جو کمیشن کے طریق کار کے متعلق ہیں مجھے موصول ہوا میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ میری حکومت کمیشن کو ہر حالت میں ہر قسم کی امداد جو ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیشن طلب کرے بطیب خاطر بہم پہنچائے گی۔

—— دہلی ۸ر فروری- مدراس کے ہندو مسلم سمجھوتے اور مقاطعہ کمیشن کی قراردادوں پر غور کرنے کے لئے ہندو مہاسبھا کا ۷ر فروری کو ایک جلسہ ہوا- جس میں قرار پایا- کہ ہندو مسلم سمجھوتے کی قرارداد قابل منظور نہیں۔ قرارداد مقاطعہ کی مخالفت اس وجہ سے کی گئی ہے- کہ حکومت کے ساتھ براہ راست سیاسی جنگ کرنا مہاسبھا کے دائرہ اختیار سے باہر ہے لیکن اگر مسلمان عیسائی وغیرہ دوسری اقوام متحد ہو کر کوئی کارروائی کرنا چاہیں تو ہندو مہاسبھا بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیگی۔

—— پونہ ۸ر فروری- معلوم ہوا ہے- کہ ستارہ میں ایک مرہٹہ عورت پر لابائی ایک ہاشمی سے انتر جاتیہ بواہ کرنے والی ہے۔

—— اخبار سندیش میں مہاراجہ اندور کا ایک تار شائع ہوا ہے۔ جو کہ انہوں نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری عبدالرشید کو ۱۳ر جنوری کو بھیجا تھا کہ "میں صرف اسی حالت میں زندہ رہونگا۔ اگر میری مس ملر سے شادی ہوگی- ورنہ مجھے مُردہ سمجھے"۔

—— نئی دہلی ۹ فروری موتمر خواتین ہند کا اجلاس آج سرسوتی بھون میں ہوا- عورتیں کثیر تعداد میں شریک تھیں ہز ایکسلنسی لیڈی ارون بھی موجود تھیں۔ عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ جلسہ میں چھڑا ہوا تھا- جلسہ میں یہ قرار پایا- کہ حکومت اور مقامی ادارات سے استدعا کی جائے- کہ وہ لڑکیوں کی تعلیم لازمی اور جبری کردے۔ اور مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لئے جو پردہ کی پابند ہیں۔ خاص سہولتیں بہم پہونچائے۔

—— دہلی ۹ر فروری- خواجہ حسن نظامی صاحب پر حملہ کے حالات تاحال پردہ خفا میں ہیں۔ سردار کرم سنگھ انسپکٹر خفیہ پولیس کو حالات کی تحقیق و تفتیش کے لئے متعین کیا گیا ہے۔ حملہ آور اور پستول کا اب تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ ملزم ظہیر حوالات میں ہے۔

—— ۹ر فروری- کلکتہ معلوم ہوا ہے۔ بیتھون کالج کی جو لڑکیوں کے لئے مخصوص ہے۔ طالبات اب بھی کالج کے لیکچروں میں شریک نہیں ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں نے حال ہی میں ہڑتال کر دی تھی۔ دوسرے دن جب وہ کالج میں آئیں تو پرنسپل نے طالبات سے ایک معافی نامہ پر دستخط کرانا چاہا۔ تاکہ دوبارہ کالج کے قواعد کی لڑکیاں عدم پابندی نہ کرسکیں۔ لڑکیوں نے متفقہ طور سے معافی نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

—— کلکتہ ۹ر فروری- بنگال لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں آج ۵۲ ارکان موجود تھے۔ مگر رفتہ رفتہ وہ بھی اٹھتے گئے- یہاں تک کہ ایک گھنٹہ کے بعد کونسل کو کورم نہ پورا ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دینا پڑا۔

—— حیدرآباد ۸ر فروری- طاعون کی شدت کا اب تک وہی عالم ہے۔ حال ہی میں جو بارش ہوئی- اس نے اور بھی حالت کو بدتر بنا دیا۔ تمام شہر سنسان پڑا ہوا ہے۔ طاعون اور دیگر امراض نے وہ قیامت برپا کر رکھی ہے۔ کہ گذشتہ دس پندرہ سالوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حضور نظام بہ نفس نفیس ہیلتھ کیمپوں میں جا کر معائنہ کرتے ہیں۔

—— ڈیرہ دون ۹ر فروری- مہارانی نابھہ کی وصیت کے متعلق جو پروبیٹ کا مقدمہ چل رہا تھا- اس میں ڈسٹرکٹ جج سہارنپور نے فیصلہ سنا دیا ہے- کہ یہ وصیت قانونی طور پر درست اور جائز ہے۔

—— نئی دہلی- ۹ فروری آنریبل مسٹر جسٹس جے لال آنریبل جسٹس کنور دلیپ سنگھ- اور آنریبل مسٹر جسٹس آغا حیدر بیرسٹر لاہور ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج دو سال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں آپ کے عہدہ جات میں توسیع یکم مارچ ۱۹۲۸ء سے کی گئی ہے۔

—— نئی دہلی ۹ فروری کونسل آف سٹیٹ میں بناسپتی گھی پر محصول لگائے جانے کے ریزولیوشن کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے سر فیروز سیٹھنا نے کہا- کہ سرکاری سال ۲۸-۱۹۲۷ء کے پہلے ۸ ماہ کے اندر ہندوستان میں غیر ممالک سے ۲۵۸۸۹۴ ہنڈرڈ ویٹ بناسپتی گھی آیا- جس کی قیمت ۱۱۳۴۴۳۸۷ روپیہ ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ مس گنگولی کے ساتھ مسٹر آصف علی کی شادی ملتوی ہو گئی ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— رگبی ۹- فروری- لنڈن کے محکمہ ڈاک نے ایک ایسی ریل گاڑی ایجاد کی ہے۔ جو زمین کے اندر سرنگ میں ڈرائیور کے بغیر ہی چلا کرے گی- اور اسٹیشن پر خود بخود کھڑی ہو جایا کرے گی- اس سے ڈاک تقسیم کرنے کا کام لیا جائے گا۔

—— لنڈن ۱۹- جنوری- روس جزیرۃ العرب میں فروغ حاصل کرنے کی جدوجہد پوری قوت کے ساتھ کر رہا ہے- روسی سفیر متعینہ جدہ کو بلا وجہ ماسکو واپس بلا لیا گیا ہے- اس کی بجائے ایک مسلمان سفیر کا تقرر عمل میں آیا ہے جسے ہدایت کی گئی ہے- کہ وہ عظمۃ السلطان عبدالعزیز کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی استواری کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے۔

—— برسلز ۸ر فروری- شاہ امان اللہ خاں اور ملکہ افغانستان کو باشندگان پیرس نے شاندار طریق پر الوداع کیا- آپ نے ٹرین میں پرنس لیوپولڈ کو شرف ملاقات بخشا- ازاں بعد دارالسلطنت کو روانہ ہوئے- جہاں شاہ و ملکہ بلجیم نے اعلیحضرت اور علیا حضرت کا شاندار استقبال کیا۔

—— لنڈن ۶ر فروری- حال ہی میں خزانہ کو خفیہ عطیہ موصول ہوا ہے- جس کے متعلق سرکاری بیان ہے کہ وہ عدیم المثال ہے- یہ پانچ لاکھ پونڈ کا عطیہ ہے جو قومی غرض سے دیا گیا ہے- یہ عطیہ ایک طویل مدت تک بلا صرف رہے گا- تاکہ اس کی آمدنی میں اضافہ ہو- اور بعد ازاں اسے قومی قرضہ کم کرنے میں خرچ کیا جائیگا

—— لنڈن ۷ر فروری- تین نوجوان انگریز مسرز فرانسس پیٹر روڈ اور آگسٹس کورنالڈ کئی ماہ صحرائے اعظم کی پیمائش کرنے کے بعد انگلستان واپس آگئے۔

—— لنڈن ۱۱- فروری- کل اچانک جزائر برطانیہ اور براعظم یورپ میں سخت آندھی چلی- لیورپول میں اس کی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ تک پہونچ گئی تھی- کل رعد کی گرج بجلی کی چمک- بارش- ژالہ باری اور برف باری کے بعد نہایت خوفناک رات آئی- کھڑکیوں کے شیشوں کے پرزے اڑ گئے- اشجار جڑھوں سے اکھڑ گئے- اور آہنی جنگلوں کو سخت نقصان پہونچا- لنڈن اور صوبہ جات میں بہت سے آدمی مجروح اور ہلاک ہوئے- اور کشتیوں کے ذریعہ سے کئی آدمیوں کی جانیں بچائی گئیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے [illegible])